۱۷۔ بابِ نمازِ باجماعت

تم پر لازم ہے کہ باجماعت نماز پڑھتے ہوئے امام کی خوب اقتدا کرو کیونکہ امام مقرر ہی اس لئے کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے۔ نمازِ باجماعت ادا کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھو کہ کوئی بھی رکن نہ تو امام سے پہلے ادا کرو اور نہ ہی اس کے بالکل ساتھ ساتھ بلکہ تمھیں ہر مرحلے میں اس کی اتباع کرنی چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: 'جو جھکنے اور اُٹھنے میں امام پر سبقت کرتا ہے اس کی پیشانی کے بال شیطان کے ہاتھ میں ہوتے ہیں'۔ دوسروں کو تکلیف دیئے بغیر تم پہلی صف میں شامل ہونے کی کوشش کیا کرو۔ اگر آگے جانے کی گنجائش ہو تو پیچھے کھڑے رہنے سے گریز کرو کیونکہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے: 'بعض لوگ پہلی صف میں شمولیت سے پیچھے ہٹتے رہیں گے، یہاں تک کہ اللہ اپنے فضل و رحمت کے معاملے میں انھیں پیچھے کر دے گا'۔ آپ نے یہ بھی فرمایا: 'اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف پر درود بھیجتے ہیں'۔ آپ ﷺ پہلی صف والوں کے لئے تین بار بخشش طلب کیا کرتے تھے اور دوسری صف میں شامل افراد کے لئے صرف ایک بار۔

جماعت کے لئے صفوں کو سیدھا کرنے میں مدد کرو اور اگر تم امامت پر مامور ہو تو تم پر اس کی ذمہ داری دوگنی ہو جاتی ہے۔ صفوں کی درستی ایک اہم شرعی حکم ہے لیکن اکثر لوگ اس سے غافل ہیں۔ رسول اللہ ﷺ اس بات کو بہت اہمیت دیتے تھے اور یہ ذمہ داری بذاتِ خود ادا کرتے تھے اور فرمایا کرتے: '

اپنی صفیں سیدھی کرو ورنہ اللہ تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا کر دے گا'۔ آپ صحابہ کرام کو صفوں کے درمیان خالی جگہوں کو پُر کرنے کا حکم ان الفاظ میں دیتے: 'اُس خدائے واحد کی قسم جس کے ہاتھ میری جان ہے، میں تمہاری صفوں کے درمیان خالی جگہوں میں شیطان کو بھیڑ کے بچے کی طرح گھستے ہوئے دیکھتا ہوں'۔ پانچوں نمازیں باجماعت ادا کرنے کا التزام کرو اور اس پر مداومت کرو کیونکہ نمازِ باجماعت کو انفرادی نماز پر ستائس درجے فضیلت حاصل ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث میں آتا ہے بلا عذر یا کسی ناقابلِ قبول عذر کے باعث جماعت ترک کرنے سے خبر دار رہو۔ اگر تم نمازِ باجماعت کے لئے جاؤ اور پتہ چلے کہ جماعت تو ہو چکی یا دینی سلامتی کے لئے اپنے گھر ہی میں نماز پڑھنے پر مجبور ہو تو کسی کو ساتھ ملا لو تاکہ تمہیں باجماعت نماز کا ثواب حاصل ہو اور تم ان وعیدوں سے بچ جاؤ جو جماعت ترک کرنے والوں کے لئے وارد ہوئی ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

'لوگ جماعت ترک کرنے سے باز آجائیں ورنہ میں ان کے گھر جلا دوں گا'۔ یہ بھی فرمایا:

'جو شخص اذان سنے اور وہ تندرست اور فارغ ہوتے ہوئے بھی اس کا جواب نہ دے (جماعت کے لئے حاضر نہ ہو) اس کی طرف سے کوئی دوسری نماز قابلِ قبول نہیں'۔ حضرت ابنِ مسعودؓ نے فرمایا: 'ہم نے ایک ایسا وقت دیکھا جب سوائے کھلے منافق کے کوئی فرد بھی جماعت سے پیچھے نہیں رہتا تھا'۔ حضور

ﷺ کے دور میں ایسے شخص کو بھی مسجد میں لایا جاتا جسے دو افراد سہارا دیئے ہوئے ہوتے تھے۔ وہ لوگ جو جماعت ترک کرتے ہیں ان کے بارے میں ایسے ہی شدید احکامات آئے ہیں۔

جہاں تک نمازِ جمعہ کا تعلق ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: 'وہ شخص جو متواتر تین جمعے ترک کر دے اور سمجھے کہ وہ زیادہ اہم نہیں تو اللہ اس کے دل پر مہر لگا دے گا' جب تم محسوس کرو کہ تم جمعہ یا کوئی دوسری نماز باجماعت ادا نہ کرنے کا عذر رکھتے ہو تو تصور کرو کہ جماعت کی جگہ پر (مسجد میں) کوئی نمازیوں میں دولت تقسیم کرے گا۔ اب اگر تم اپنے اندر جانے کی ہمت اور رغبت پاؤ تو سمجھ لو کہ تمہارا عذر جھوٹا ہے۔ اللہ سے حیا کرو کہ دنیاوی امور تمہیں ان نعمتوں سے زیادہ عزیز ہیں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے رکھ چھوڑی ہیں۔

جان لو کہ سچے عذر سے بھی فرض صرف ساقط ہوتا ہے جبکہ ثواب کا حصول تو حقیقی عمل کرنے سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ تاہم ایسے شخص کو ثواب مل سکتا ہے جس کے لئے جماعت میں حاضر ہونا قطعی طور پر ممکن نہ ہو جیسے کسی کو اسہال کا مرض لاحق ہو یا جسے حاضر ہونے سے جبری طور پر روکا گیا ہو۔ ثواب اس شخص کو بھی حاصل ہو سکتا ہے جس کے جانے سے کسی دوسرے مسلمان کو اذیت پہنچنے کا احتمال ہو مثلاً ایسا شخص جو کسی مریض کی دیکھ بھال پر متعین ہو۔ ایسے افراد کو، بشرطیکہ وہ جماعت سے محرومی پر دکھ محسوس کریں، جماعت کا ثواب مل سکتا ہے۔ مومنِ کامل کبھی اس شے کو ترک نہیں کرتا جو اسے اللہ کے

قرب سے آشنا کرنے کا باعث ہو، چاہے اس کے پاس لاکھوں عذر ہی کیوں نہ ہوں۔ وہ ایسا اسی صورت میں کرے گا جب اسے معلوم ہو کہ کسی کام کے ترک میں اللہ کی خوشی ہے اور ایسا شاذونادر ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح کامل اہل اللہ اس کے قرب کے حصول کے لئے اتنا بوجھ اٹھاتے ہیں کہ جس کے اٹھانے کے متحمل ٹھوس پہاڑ بھی نہیں ہو سکتے۔ جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جن کا ایمان اور یقین کمزور ہے اور جن کو صحیح معرفتِ الٰہی حاصل نہیں جب انہیں ترکِ فعل کا سامنا ہوتا ہے تو انہیں محض ملامت و سرزنش سے بچنے ہی کی فکر لاحق ہوتی ہے۔

وَلِكُلٍّ دَرَجَٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوا ۖ وَلِيُوَفِّيَهُمْ أَعْمَٰلَهُمْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٩﴾

ترجمہ: اور ہر ایک کے لئے اپنے اپنے عمل کے درجے ہیں اور تاکہ اللہ ان کے کام انہیں پورے بھر دے اور ان کا ظلم نہ ہوگا (۴۶:۱۹)

اپنے بیوی، بچوں اور غلاموں سے نماز کی پابندی کروانا بھی تمہارے ذمہ ہے۔ اگر ان میں سے کوئی اس پر عمل کرنے سے انکار کرے تو اسے وعظ و نصیحت سے سمجھاؤ اور ترکِ نماز پر سزا کا خوف دلاؤ۔ اگر وہ پھر بھی ترکِ نماز پر اڑا رہے تو اسے ڈانٹ ڈپٹ کر سکتے ہو اور جسمانی سزا بھی دے سکتے ہو اور اگر وہ تب بھی انکار کرے تو اس سے قطعِ تعلق کر لو کیونکہ تارکِ نماز شیطان ہے جو اللہ کی رحمت سے دور ہے اور اس کے غضب اور لعنت کا شکار ہے۔ تمام مسلمانوں کو اس کے ساتھ دوستی کرنے سے منع کیا گیا ہے اور اس کی

مخالفت ان پر فرض کی گئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: 'ہمارے اور ان کے درمیان نماز ہی کا فرق ہے۔ جس نے نماز کو چھوڑ دیا اس نے شرک کا ارتکاب کیا'۔ اور یہ بھی فرمایا: 'جس کی نماز نہیں اس کا دین نہیں۔ نماز کا دین میں وہی مقام ہے جو سر کا جسمِ انسانی میں ہے'۔

جمعہ کے دن اپنے آپ کو تمام دنیاوی مشاغل سے آزاد کر لو اور اس مقدس دن کو خالصتاً حصولِ آخرت کے لئے وقف کر لو۔ اس دن خود کو صرف اور صرف بھلائی اور خیر پر مامور رکھو اور اللہ کا قرب حاصل کرنے کی جانب قدم بڑھاؤ۔ اور قبولیت کی اس ساعت پر نظر رکھو جو ہر جمعۃ المبارک میں وارد ہوتی ہے اور جس میں مسلمان اللہ سے جو بھی خیر مانگتا ہے یا شر سے تحفظ مانگتا ہے اسے عطا کر دیا جاتا ہے۔

جمعہ کی نماز کے لئے جلدی جایا کرو۔ زوال کے وقت سے پہلے ہی جمعہ گاہ پہنچ جایا کرو۔ منبر کے قریب بیٹھا کرو اور خطبہ غور سے سُنا کرو۔ خطبہ کے دوران فضول باتیں اور ادھر اُدھر کے خیالات تو درکنار ایسے میں ذکر سے بھی خبردار رہو۔ یہ محسوس کرو کہ وعظ و نصیحت میں جو کچھ بھی کہا جا رہا ہے اس کے مخاطب تمہی ہو۔ نماز ختم ہوتے ہی، کسی سے بھی کلام کرنے سے پہلے سورہ فاتحہ، سورہ الاخلاص، سورہ الفلق اور سورہ الناس سات سات بار پڑھ لیا کرو۔ نماز کے بعد ایک سو مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ کہا کرو کیونکہ احادیث میں اس عمل کی فضیلت کا ذکر ملتا ہے۔

اور توفیق اللہ ہی کی جانب سے ہوتی ہے۔